احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات: رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۲۵/ تبلیغ ۱۳۷۲ہش ۲۵/ فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ کمزوری کا سخت غلبہ ہے۔ چہرہ متورم ہے اور نقاہت کی وجہ سے آواز بھی بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بظاہر نظر تو گناہ سے بچنے والے اور اس قسم کا دعویٰ کرنے والے بہت ہوں گے مگر ان کی مثال وہی ہے جس طرح ایک پھوڑا جو کہ پیپ سے خوب بھر گیا ہو ظاہری جانب سے چمک اُٹھتا ہے اور باقی حصہ جسم سے بھی اس کی چمک دمک اور روشنی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے مگر اندر اس کے پیپ اور گندہ مواد بھرے ہوتے ہیں۔ گناہ سے بچنے کے آثار بھی تو ساتھ ہوں۔ روشنی، دھوپ اور گرمی اس بات کے شاہد ہیں کہ آفتاب نکلا ہوا ہے مگر جو شخص کہ رات کے وقت کہتا ہے کہ آفتاب چڑھا ہوا ہے حالانکہ آفتاب کے آثار نہیں۔ اب بتاؤ کہ کوئی اس کی بات کو باور کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس یہی حال ان لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ اس ایمان کے آثار یعنی گناہ سے کلّی نفرت اور پھر اس کے آثار کہ خداتعالیٰ کے فیوض و برکات اور تائیدات اور سچی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت ان میں مفقود ہوتے ہیں۔ یہ بات کہ انسان خداتعالیٰ کی رضا کے خلاف کاموں سے بالکل دست کش ہو جائے اور گناہ اور خداتعالیٰ کی نافرمانی اسے آگ کھانے سے بھی بدتر نظر آوے اور خداتعالیٰ کے مقابلہ میں کسی دنیوی جاہ و جلال کا رُعب داب اس پر اثر نہ کرے۔ بلکہ یہ ماسویٰ اللہ کو بجز ارادۂ الٰہی کسی نے نفع اور ضرر پہنچانے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح سمجھے اور ایسا ہو جاوے کہ اس کا سکون اور اس کی حرکت اور اس کے تمام افعال خداتعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاویں اور یہ اپنے آپ سے فنا ہو کر خدا میں محو ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۹۵)

حقوق العباد ادا کرنے والوں کو خدا چن لیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حقوق اللہ اور حق العباد بالآخر ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعتہً اس کے بندوں کے حق ادا کرتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے۔ لہٰذا ایسی مذہبی جماعتیں جن میں حقوق العباد کی کمی نظر آئے۔ وہ ان اخلاق سے عاری ہوں جو انسان کو انسان کے لئے نرم کر دیتے ہیں اور اس کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ احسان کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسا انسان اگر یہ کہے یا یہ سمجھے کہ میں بہت ہی عبادت کرنے والا ہوں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے غلطی خوردہ کی غلطی کو ہمیشہ کے لئے یہ فرما کر دُور کر دیا کہ (صاحبِ ایمان) وہ نہیں ہے جو صرف عبادت کرے اور روزے رکھے بلکہ (صاحبِ ایمان) وہ ہے جس کے شرّ سے انسان اور ان کے اموال بھی محفوظ ہوں۔ تو حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد کے سوا حق اللہ ادا نہیں ہو سکتے۔ اور حقوق اللہ ادا کرنے والے انسان کبھی بھی حقوق العباد سے غافل نہیں ہو سکتے۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو وقتاً فوقتاً تذکیر کی ضرورت ہے یاد کروانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا کیا مقام ہے اور ہم کس بلند مقام پر فائز کئے گئے ہیں۔ اور کیا ہم اس کے تقاضوں کو ہر پہلو سے پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

درخواستِ دُعا

مکرم مولانا روشن دین احمد صاحب واقف زندگی حال کینیڈا کے گھٹنے کا اپریشن عنقریب ہوگا۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ حال سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ حضرت مولانا محمد حسین صاحب (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کی پڑپوتی اور مکرم منشی سردار محمد صاحب (سابق کاتب الفضل) کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ازراہ شفقت "کاشفہ تبسم" عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کریں۔

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوشخط لکھئے۔ کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۲۵- فروری ۱۹۹۳ء

حق بات کیلئے آواز بلند کریں

شرافت تو بے شک گونگی ہے ۔ کوئی شریر لٹھ لے کر گلی میں دندنانے لگے تو شریف لوگ دروازے بند کر لیتے ہیں اور یہ کہہ کر کہ اس کے منہ کون آئے اس کا مقابلہ نہیں کرتے اور اسی میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں ۔ اپنی شرافت کا بھرم رکھنے کے لئے وہ شرافت کے منہ پر پٹی باندھ لیتے ہیں ۔ اور اس طرح شرافت جو بول سکتی تھی ، جو شور مچا سکتی تھی اور جو شرارت کا مقابلہ کر سکتی تھی گونگی ہو کر رہ جاتی ہے ۔ ایک کے مقابلے میں دو چار دس آدمی نکل کھڑے ہوں تو وہ ایک چاہے کتنا ہی بڑا غیر شریف کیوں نہ ہو کچھ نہیں کر سکتا ۔ اسے ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے ہیں ۔

لیکن تجربہ یہی بتاتا ہے کہ شرافت کو اسی بات پر فخر ہوتا ہے کہ وہ گونگی ہے اور غیر شریف کی طرح دندناتی نہیں ۔ وقت کو خاموشی سے گذار دیتی ہے اور اپنی شرافت بحال رکھتی ہے ۔ چلو یہ بات تو کسی حد تک برداشت کر لی ۔ لیکن جہاں حق بات کہنے کا تعلق ہو وہاں خاموشی جرم ہے ۔ حق انسان کی آن ہے اور کہتے ہیں کہ جان جائے پر آن نہ جائے ۔ حق کے سلسلہ میں خموش رہ کر وقت نہیں گذارا جا سکتا ۔ اس سے فساد بڑھ جاتا ہے ۔ اس سے جھوٹ پنپتا ہے ۔ اور جھوٹ سے بڑھ کر اور کون فساد برپا کر سکتا ہے ۔ دنیا میں سارے فسادات جھوٹ ہی کا نتیجہ ہیں ۔ چھوٹے فساد سے لے کر بڑے فساد تک اگر ہر شخص سچ بولے ۔ حق کی طرفداری کرے تو کہیں کوئی جھگڑا نہ ہو ۔ کہیں کوئی فساد نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی حق ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ امن اور سلامتی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سے سلامتی ملتی ہے ۔ اللھم انت السلام و منک السلام ۔ یہی سلامتی حق ہے اور اسی کے لئے آواز اٹھانے اور اس کی طرفداری کی ضرورت ہے ۔ آپ جس بات کو سچ سمجھتے ہیں وہی آپ کی حفاظت کی ضامن ہے ۔ یا یوں کہیئے ۔ کہ ضامن ہونی چاہیئے ۔

جس طرح ہر اچھی بات صاحب ایمان کی گمشدہ چیز ہے ۔ جہاں بھی ملے لے لے ۔ اسی طرح حق کے متعلق آواز اٹھانا انسان کا فرض ہے ۔ جہاں بھی ہو حق بات کہے ۔ اور نہ صرف خود حق بات کہے ۔ بلکہ دوسروں کو حق بات کہنے کا موقعہ دے ۔ ان کی مدد کرے ۔ کہ وہ ہمیشہ حق بات کہیں ۔ یہی بات سب کی سلامتی کی ضامن ہے ۔

مہمل مہمل باتیں ہیں سب قصے ہیں افسانے ہیں
تم ہی کہو یہ لوگ ہیں کیسے ، مانا ہم دیوانے ہیں

اہلِ وفا کا قول یہی ہے ، زنداں ہو یا دار و رسن
جنسِ وفا کو ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے ہیں

اہلِ جنوں کا نام نہیں ہے ، قیس کہاں فرہاد کہاں
یوں تو ہر اِک گام پہ اب بھی صحرا ہیں ویرانے ہیں

واعظ کی تلقین عبث ہے ، زاہد کی تنبیہہ فضول
جائیں گے میخوار وہاں آباد جہاں میخانے ہیں

زینتِ محفل آپ بھی ہیں آ پہنچے ہم دیوانے بھی
دیکھو بزم سجی ہے کیسی ، شمع ہے اور پروانے ہیں

کل تک تو خوشحال تھے ہم بھی ، دوست بھی ہم سے خوش خوش تھے
آج نہ جانے یار ہمارے کیوں اتنے انجانے ہیں

قول و عمل میں فرق بہت ہے ، ظاہر و باطن ایک نہیں
لب پہ خدا کا نام ہے ہر دم لیکن دِل بُتخانے ہیں

رشتے ناطے دوستی یاری ، سب کو نبھانا پڑتا ہے
چال چلو تو سوچ کے چلنا یہ شطرنج کے خانے ہیں

کون سُنے محمودؔ کی باتیں ، بہتر ہے خاموش رہے
اُس کے اب اِس عہدِ نَو میں سب انداز پُرانے ہیں

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

انسانی قدروں کی بحالی

انسانی قدروں کی بحالی کے ضمن میں عالمگیر تحریک چلانے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:

” ہر پہلو سے اہلِ دانش ، اہلِ قلم ، اہلِ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانا ضروری ہیں ۔ اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو جائیں ۔ “

مجھ کو تو یہ بات بھی منظور ہے
زخم دو ، اور زخم سہلانے نہ دو
لیکن ایسا کر نہ پاؤ گے کبھی
میرے ہونٹوں پر ہنسی آنے نہ دو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ بہت بہادر سپاہی تھے انہوں نے کہا دروازہ کھول دو میں دیکھوں گا عمر کس طرح گستاخی کا معاملہ کرتا ہے۔ عمر داخل ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عمر کس طرح آئے ہو۔ کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ کا غلام ہونے آیا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنتے ہی اس قدر زور سے تکبیر کا نعرہ بلند کیا کہ مکہ گونج اٹھا تو مسلمان اتنے تنگ تھے کہ کھلے بندوں نماز تک نہیں پڑھ سکتے تھے تو اس وقت خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تجھے ہر چیز کی کثرت دوں گا۔ اتنی تو میں تیرے مذہب میں داخل ہوں گی کہ گنی نہ جاسکیں۔ یہ غریب اور کنگال لوگ اتنے مالدار ہو جائیں گے کہ ان کے مال کا کوئی حساب نہ ہو سکے گا۔ وہ بات کس رنگ میں پوری ہوئی فتح مکہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار قدوسیوں سمیت مکہ میں داخل ہوئے۔ ابو سفیان نے دور سے لشکر دیکھا اور دیکھ کر کہا کہ کون سا لشکر ہے۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ فلاں قبیلے کا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ ان کے پاس اتنا بڑا لشکر کہاں اس کے ساتھیوں نے تمام بڑے بڑے قبائل کا نام لیا۔ اس نے کہا کسی کے پاس بھی اتنا لشکر نہیں پھر انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں گے۔ ابو سفیان نے جواب دیا میں ابھی ان کو مدینہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیسے ہو سکتے ہیں۔ تو آپؐ کے پاس اتنا بڑا لشکر ہے کہ عرب کی کسی قوم کے پاس اتنا بڑا لشکر نہیں تھا۔ ایک وہ وقت تھا کہ آپ ایک دوست کے ساتھ مکہ سے تن تنہا نکلنے کے لئے تیار ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تجھے غریب اور کنگال کہتے ہیں۔ ہر چیز کی تجھے اتنی کثرت ملے گی کہ اس کا شمار نہ ہو سکے گا (ـــ) ہم نے تجھے کثرت دی اور برکت دی۔ اعلےٰ سے اعلےٰ چیزیں عطا کیں۔ خیر کثیر میں قرآن کریم بھی شامل ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی سب کتابیں ہیچ ہیں ہزاروں لاکھوں کتابیں دنیا میں تصنیف کی گئی ہیں۔ ہندوستان اور بیسیوں ملکوں میں کتب موجود ہیں۔ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اور پنجاب ایک غریب صوبہ ہے مگر صرف اسی کے کتب خانے میں لاکھوں کتابیں موجود ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ہزاروں لائبریریاں ہیں اور ان میں لاکھوں کتابیں موجود ہیں اور اس سے پہلے کروڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں اور تباہ ہو گئیں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی ستر ستر جلدیں ہیں مگر ان سب کتابوں کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹی سی کتاب ملی جسے لوگ حفظ بھی کر لیتے ہیں۔ مگر اس کے نور اور اس کے عرفان سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اس کا ایک ایک لفظ اپنے اندر وسیع معنی و مفہوم رکھتا ہے۔ اس کی ایک آیت کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی کتاب ہیچ ہے۔ زبان اتنی شیریں ہے کہ بڑے سے بڑا ماہر اس کو سن کر دنگ رہ جاتا ہے۔ عرب میں سات بڑے شاعر ہوئے جن کے قصیدے سونے کے حروف سے لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکائے گئے ان میں ایک شاعر مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک دفعہ بلوایا اور کہا کوئی اچھا سا شعر سنائیں۔ انہوں نے (قرآن کریم کی ایک آیت) پڑھ کر سنانا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے کہا آپ ایک اچھے شاعر ہیں۔ انہوں نے کہا اے خلیفۃ الرسول کیا قرآن کے ہوتے ہوئے کسی شعر کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں تو دنیا کی ساری شاعری ختم ہو گئی ہے۔ عرب کا ایک دہریہ شاعر تھا بادشاہ بھی دہریہ تھا اس نے کہا تمہاری ہمیشہ مسلمانوں سے بحث ہوتی رہتی ہے تم کیوں کوئی ایسی آیت نہیں لکھ دیتے جو مسلمانوں کو قرآن کے مقابلے میں پیش کر دیں۔ شاعر نے کہا ہم لوگ کھانے پینے کے محتاج ہیں۔ لوگوں کی تعریف کرتے ہیں اگر آپ کھانے پینے کا سامان کر دیں تو پھر لکھوں۔ بادشاہ نے کہا کیا چاہیئے اس نے کہا ایک باغ ہو لونڈیاں ہوں ہر قسم کا سامان موجود ہو اور چھ مہینے کی مہلت دی جائے۔ چھ مہینے بادشاہ اس خوشی میں بیٹھا رہا کہ اب مسلمانوں سے مقابلے کی صورت تیار ہو جائے گی۔ جب چھ مہینے گذر گئے۔ پوچھا تیار ہو گئی۔ کہنے لگا نہیں بادشاہ کو سخت غصہ آیا کہ لاکھوں روپیہ اس نے کھا لیا اور کہتا ہے کہ نہیں تیار ہوئی۔ وہ کہنے لگا اے بادشاہ میں نے اپنی کوشش میں کمی نہیں کی۔ اس بات کا ثبوت آپ اندر جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ بادشاہ نے دیکھا کہ کاغذوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا قرآن کی مثال جب میں لکھنے لگتا تھا تو میری قلم رک جاتی تھی۔ مجھے تو ہر قدم پر شرمندگی اور ذلت اٹھانی پڑی۔

تو قرآن اتنی اعلےٰ درجے کی کتاب ہے کہ تمام انسانی ضرورتوں کا علاج اور ہر قسم کی ہدایات اس میں موجود ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے قرآن ایسی نعمت بنائی ہے کہ اس میں تمام انسانی ضرورتوں کا بیان ہے (ـــ) ہم نے تجھے ہر چیز کی کثرت دی ہے۔ (ـــ) وہ تو ایک کہانی تھی مگر اس میں کوئی شبہ نہیں قرآن کریم ایسی نعمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی کہ دنیا کی کوئی حاجت کوئی سوال عقلی یا نقلی ایسا نہیں جس کا کامل جواب اس میں موجود نہ ہو۔ اچھی باتوں کی تعریف بری باتوں کا رد۔ عورت اور مرد کے تعلقات، صلح اور جنگ کے احکام، شادی بیاہ کے احکام، تجارت اور اقتصاد کے احکام، لین دین کے معاملات، غرض کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کے متعلق سوال کیا جائے اور اس کا جواب اس میں موجود نہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی چیز ملی کہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔

ہماری تاریخ

۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے زیر انتظام پہلی بار ایک جلسہ ہوا جس میں دنیا کی چوبیس زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ اس جلسہ کے مقررین یہ تھے۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی (عربی) فخر الدین صاحب مالاباری (ملیالم) حضرت میر قاسم علی صاحب (اردو) جندب صاحب (حجازی) عبد الواحد صاحب (کشمیری) شیخ محمد یوسف صاحب (گورمکھی) حسن نعمان صاحب (اڑیا) حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل ہلالپوری (فارسی) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (عبرانی) محمد نور صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ (ملایا) خواجہ میاں صاحب (مرہٹی) حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ (انگریزی) میاں شاہ ولی صاحب (گوجری) مولوی ارجمند خان صاحب (پشتو) مہاشہ محمد عمر صاحب (سنسکرت) علی قاسم صاحب ابن مولوی ابو الہاشم صاحب (بنگالی) ابراہیم صاحب سیلونی (سیلونی) حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحب (پنجابی) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (یوربی) احمد سریڈو صاحب (ڈچ) احسان الحق صاحب (ریاستی) ضیاء اللہ صاحب (سندھی) ملک احمد حسین صاحب نیروبی (سواحلی) احمد حسین صاحب وکیل (کنڑی)

بچوں کے لئے

اگر الفضل میں کوئی ایسی بات شائع ہو جس کا تعلق خاص طور پر بچوں سے ہو تو ممکن ہے کہ اخبار کے اس حصے پر بچوں کی نظر نہ پڑے اور انہیں معلوم نہ ہو سکے کہ ان کے متعلق کیا کہا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بات نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ والدین یا بڑے بہن بھائی گھر میں چھوٹے بچوں کو اس بات کی طرف توجہ دلا دیا کریں جو الفضل میں ان سے متعلق شائع کی جاتی ہے۔ مثلاً گذشتہ دنوں ہم نے ایک مختصر سا نوٹ شائع کیا تھا کہ بچے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کا اس طرح مطالعہ کریں کہ ان میں سے اچھے اچھے فقرات چن کر اپنی ایک کاپی میں درج کرتے جائیں اور وہ ہمیں اشاعت کے لئے بھیجیں۔ ہم ان کے شکریے کے ساتھ ان سنہری باتوں کو الفضل میں شائع کریں گے۔ بچوں کے پاس بھی اس طرح فقرات چن لینے سے اچھے قابل عمل اور دلچسپ ارشادات کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ جو ہمیشہ ان کے کام آئے گا اور جب وہ الفضل میں ان چیزوں کو شائع کروائیں گے۔ تو دنیا بھر میں بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان سے مستفید ہو گی۔ بلکہ یہ تو ایسی باتیں ہیں کہ ان سے بڑے بھی مستفید ہوں گے۔ اگر بچوں کی نظر سے ہمارا وہ نوٹ نہیں گذرا تو ہم ایک دفعہ پھر اس بات کو دہراتے ہیں کہ بچے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور ان میں سے کہیں کہیں سے ایک فقرہ چن کر اپنی کاپی میں لکھتے جائیں اور پھر ہمیں کم از کم ایک خط میں دس ایسے فقرات لکھ کر بھیجیں جنہیں ہم الفضل میں ان کے حوالے سے شائع کریں گے۔

حضرت بانی سلسلہ کا جو بھی ارشاد بھیجیں اس کا حوالہ ضرور درج کریں بغیر حوالہ کوئی ارشاد شائع نہ ہو سکیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ

عدالت عالیہ

عدالتِ عالیہ ہم "ہائی کورٹ" کو کہتے ہیں جبکہ عدالت عظمیٰ ہم سپریم کورٹ کو کہتے ہیں۔ ان کالموں میں میں عدالت عالیہ کی پریکٹس کے بارہ میں کچھ تحریر کروں گا۔

جب انگریزوں کی حکومت ہوتی تھی تو ۱۸۵۴ء میں سر رابرٹ منٹگمری کو پنجاب کا جوڈیشل کمشنر لگایا گیا۔ وہ لاہور سکرٹریٹ کی بلڈنگ کے ایک حصہ میں بیٹھا کرتے تھے۔ جان لارنس چیف کمشنر پنجاب بطور چیف جج آف اپیل ہوا کرتے تھے۔ ۱۷؍ فروری ۱۸۶۶ء کو جوڈیشل کمشنر کی آسامی کو ہٹا دیا گیا اور چیف کورٹ پنجاب معرض وجود میں آئی۔ چیف کورٹ پنجاب کے اس وقت دو جج صاحبان مقرر کئے گئے ایک بال نوٹس اور دوسرے رابرٹ منٹگمری۔ دو جج صاحبان کا ۱۸۶۹ء میں اضافہ کیا گیا اور ایک مزید ۱۸۸۶ء میں لگائے گئے۔

موجودہ عدالتِ عالیہ کی بلڈنگ ۱۸۸۷ء میں بنائی گئی اور ۱۵؍ اکتوبر ۱۸۸۹ء کو چیف کورٹ پنجاب سکرٹریٹ بلڈنگ سے اس نئی تعمیر شدہ بلڈنگ میں قائم ہو گئی۔ سر ولیم آور کو پہلا چیف جسٹس چیف کورٹ پنجاب لگایا گیا۔ یکم اپریل 1919 کو لیٹرز پیٹنٹ کے تحت ہائی کورٹ جوڈیکیچر کا وجود پنجاب و دہلی کے اضلاع کے لئے وجود میں آیا اور ۲۱؍ مارچ 1919ء کو چیف کورٹ پنجاب کا وجود ختم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۷ء تک یکے بعد دیگرے ضرورت کے مطابق جج صاحبان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت جج صاحبان کی تعداد کل ۱۴ تھی اور تقسیم ہند کے بعد چونکہ ضلع دہلی ہندوستان میں چلا گیا۔ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور میں جج صاحبان کی تعداد چھ رہ گئی۔ مسٹر جسٹس سر عبدالرشید پہلے چیف جسٹس بنے ۹؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر کی جگہ ہائی کورٹ مغربی پاکستان وجود میں آئی۔ اس طرح اس نئی ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور چیف کورٹ سندھ۔ جوڈیشل کمشنر بلوچستان اور جوڈیشل کمشنر این ڈبلیو ایف۔ پی اس میں شامل تصور کئے گئے۔ اس کے پہلے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمٰن تھے۔

اس وقت ہائی کورٹ ویسٹ پاکستان کے تین بنچ تھے۔ لاہور کراچی اور پشاور اور دو سرکٹ۔ بہاولپور اور کوئٹہ۔

اس وقت عدالت عالیہ لاہور میں ۱۸ جج صاحبان تھے۔ کراچی میں آٹھ اور تین پشاور بہاولپور اور کوئٹہ کا کام لاہور اور کراچی کے جج صاحبان اکثر دورہ پر جا کر نپٹاتے اسی طرح لاہور پشاور اور کراچی کے جج صاحبان چیف جسٹس صاحب لاہور کی ہدایت کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ دورہ پر جاتے رہتے۔ ۱۹۶۲ء کے CONSTITUTION کی آرٹیکل (۲) ۹۷ کے تحت کراچی لاہور اور پشاور کی PERMANENT SEATS تھیں جبکہ لاہور کی PRINCIPAL SEAT تھی۔ تب کراچی اور پشاور ریجن کے خاص قانون کے علاوہ وہ پریکٹس جو لاہور ہائیکورٹ میں چل رہی تھی لاگو کر دی گئی۔

۱۹۷۰ء میں ویسٹ پاکستان توڑ دیا گیا۔ پھر چار پراونس بنا دیئے گئے۔ پنجاب سندھ۔ سرحد اور بلوچستان۔ ہر صوبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ہائی کورٹ بنا دیئے گئے۔ این ڈبلیو ایف پی کے لئے پشاور ہائیکورٹ پنجاب کے لئے لاہور ہائی کورٹ لاہور۔ سندھ اور بلوچستان کے لئے سندھ اور بلوچستان ہائی کورٹ۔ اس وقت بلوچستان میں علیحدہ اور خودمختار کوئٹہ ہائی کورٹ کے نام سے عدالتِ عالیہ قائم ہے۔

عدالت کا وقت کارکردگی ہمیشہ ایک رہتا ہے۔ عدالت کا وقت ہفتہ سے بدھ صبح آٹھ بجے سے ڈیڑھ بجے تک جبکہ دفتر کا وقت ۸ بجے سے ½۲ بجے تک ہوتا ہے۔ (رمضان المبارک میں ایک گھنٹہ قبل دفتر بند کر دیتے ہیں) جمعرات کو جج صاحبان اپنے اپنے چیمبرز میں بیٹھ کر یا گھر پر فیصلہ لکھواتے ہیں۔ عدالت، ماسوائے خاص کام کے نہیں کرتے جبکہ دفتر کا وقت صبح آٹھ بجے سے دوپہر ½۱۲ بجے تک رہتا ہے۔

اب چونکہ میں خود بھی عدالتِ عالیہ لاہور سے منسلک رہا ہوں۔ قبل اس کے کہ میں اس تفصیل میں جاؤں کہ یہاں کون کون سے کیس دائر ہوتے ہیں۔ کورٹ فیس کیا لگتی ہے میعاد کتنی ہوتی ہے اور سنے کیسے جاتے ہیں ایک دو واقعات مضمون کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

عدالت عالیہ لاہور میں ایک جج صاحب مسٹر جسٹس جے آر حسین انگریز بھی کام کرتے تھے۔ اس وقت سٹینو گرافر کا پول سسٹم ہوتا تھا۔ جج صاحبان کے ساتھ علیحدہ تقرری نہ ہوتی تھی۔ پول سسٹم میں انچارج سٹینو گرافر اپنی باری پر یا فراغت والے سٹینو گرافر کو جج صاحبان سے بلاوا آنے پر بھجواتے تھے۔ چونکہ مسٹر جسٹس جے آر حسین انگریز تھے اگرچہ اردو بھی بول لیتے تھے تاہم نئے سٹینو گرافران کے پاس جانے سے ہچکچاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ایسے ہی سٹینو گرافر کی باری آ گئی فیصلہ لکھنے کی، مسٹر جسٹس جے آر حسین کے پاس۔ جب جج صاحب نے لکھانا شروع کیا تو چونکہ وہ اچھی طرح سمجھ نہ پا رہے تھے زور زور سے کھانسنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تو جج صاحب نے برداشت کیا۔ پھر فرمانے لگے۔ انگریزی میں کہ کیا آپ کھانسی کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ سٹینو گرافر صاحب جو دامن بچانا چاہتے تھے کہنے لگے کہ "MY LORD LOVE AND COUGH CANNOT BE CONTROLLED

جج صاحب بات کو بھانپ گئے اور فرمانے لگے انگریزی میں کہ اگر آپ کھانسی کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو جائیں اور کسی سینئر سٹینو گرافر کو بھیج دیں۔

مسٹر جسٹس ایم آر کیانی چیف جسٹس صاحب کو ایسے ہی واقعات کی ایک دفعہ رپورٹ کی گئی تو آپ نے لکھا SENIOR STENOGRAPHERS SHOULD BE DEPUTED TO WORK WITH JUNIOR JUDGES AND JUNIOR STENOGR-APHERS WITH SENIOR JUDGES. SO THAT BOTH SHOULD LEARN FROM EACH OTHER.

مسٹر جسٹس ایم آر کیانی چیف جسٹس صاحب کی عقل و فراست بہت زیادہ تھی ان کا خیال تھا کہ سینئر سٹینو گرافر کو کام کر کر کے کافی تجربہ ہو گیا ہوتا ہے۔ ریڈر صاحبان کافی تیاری کر کے ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے بیٹھتے تھے۔ مگر تاہم بھی ان کا ڈر اور خوف اتنا ہوتا تھا کہ وہ کوئی فائل یا کاغذ مانگتے اور ریڈر جلدی میں کوئی اور ہی فائل یا کاغذ آگے کر دیتا جس سے جھاڑ پڑتی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی عدالت کر رہے تھے کہ باہر برآمدہ سے بولنے کی آواز آ رہی تھی۔ جج صاحب نے گھنٹی ماری۔ جمعدار کو بلایا اور کہا کہ ان کو منع کریں باتیں نہ کریں۔ چنانچہ جمعدار نے جا کر کہہ دیا۔ جج صاحب نے پھر محسوس کیا کہ باتیں تو ویسے ہی ہو رہی ہیں باز نہیں آتے۔ جج صاحب نے پھر گھنٹی ماری اور جمعدار کو بلایا پوچھا۔ منع نہیں کیا تھا کہ باتیں نہ کریں۔ عرض کیا کہ جناب والا میں نے گزارش کر دی تھی کہ باتیں نہ کریں۔ جج صاحب منع فرما رہے ہیں تو فرمایا اچھا اندر بلالاؤ۔ جمعدار گئے اور اندر بلا لائے۔ جناب چیف جسٹس صاحب نے پوچھا کہ آپ کو میرے جمعدار نے باتیں کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔ تو جواب ملا کہ جناب والا کیا تھا۔ جج صاحب نے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ تو کہنے لگے کہ میں ڈی سی ہوں، جگہ کا نام بتایا، تو جج صاحب نے فرمایا کہ پھر آپ کے لئے اتنی سزا ہے کہ آپ کمرے کی ایک نکر میں دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور کھڑے رہیں جب تک کہ کورٹ ختم نہ ہو آپ کی یہی سزا ہے

خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے

جن والدین نے اپنے بچے تحریک وقفِ نو میں پیش کئے ہیں ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اس کے گرد لپیٹے جانے والے فیتوں سے سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰۔ فروری ۱۹۸۹ء)

یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک ہمارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ——— فرزندانِ ملک بشارت احمد

محترم ملک بشارت احمد صاحب

اب سے قریباً سو برس قبل ہمارے پردادا ملک سلطان بخش صاحب کشمیر سے امرتسر میں آکر آباد ہوئے۔ اس وقت تک ہمارے خاندان میں احمدیت داخل نہ ہوئی تھی لیکن ۱۹۰۰ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے دادا جان محترم ملک مولا بخش صاحب پہلی بار قادیان جلسہ دیکھنے اور سننے گئے۔ بیعت کا قطعاً خیال نہ تھا لیکن حضور کی تقریر کا دل پر بڑا اثر تھا۔ تقریر کے بعد اعلان ہوا کہ جو دوست بیعت کرنا چاہیں ہاتھ آگے بڑھائیں۔ دادا جان ملک مولا بخش صاحب کہتے ہیں کہ ایک غیبی طاقت تھی جس نے میرے بدن کو آگے دھکیل دیا اور میں حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں شامل ہو گیا۔

ہمارے دادا جان گھر میں اکیلے احمدی ہوئے تھے۔

۱۶ مارچ ۱۹۲۱ء کے روز گورداسپور میں ہمارے پیارے اباجی ملک بشارت احمد صاحب پیدا ہوئے۔

مجھے یاد ہے کہ ہماری دادی جان محترمہ کرم النساء بیگم صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ ان کے ہاں پندرہ بچے پیدا ہوئے لیکن پیدائش کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو جاتے رہے۔ صرف تین لڑکے اور دو لڑکیاں باقی بچیں۔ یعنی بشمول ہمارے والد صاحب کل پانچ بہن بھائی تھے جو زندہ بچے۔

بڑی بہن آمنہ بیگم صاحبہ پھر بالترتیب ملک سعید احمد صاحب ملک بشارت احمد صاحب، ملک سعادت احمد صاحب اور سب سے چھوٹی بہن صدیقہ بیگم صاحبہ ان میں سے

۱۹۴۰ء میں اباجی کو محلہ دار الفضل قادیان میں خدام الاحمدیہ کے زعیم کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس زمانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ اباجی کی عمر کوئی ۲۰ برس کے قریب تھی۔ جب آپ نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تشریف لا رہے ہیں۔ اباجی بتاتے ہیں کہ میں نے بعد سلام دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ "آجکل کیا کرتے ہو۔" اس پر اباجی نے یوں جواب دیا۔ "حضور سوچ رہا ہوں کہ کچھ کروں۔" جس پر حضور نے اباجی کو کچھ کاغذات پکڑاتے ہوئے فرمایا "کہ امرتسر میں عبادت باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دو۔" اور خواب ختم ہو گئی۔ اباجی کا خیال تھا کہ چونکہ ہم امرتسر کے رہنے والے تھے اس لئے یہ خواب انہیں آئی ہے۔ بہرحال یہ خواب اباجی نے حضور کی خدمت میں لکھ بھیجی۔ چند دنوں بعد چھٹی والے دن حضور نے اباجی کو بلا بھیجا۔ اس وقت حضور کے داماد میاں عبدالرحیم احمد صاحب تجارت کے سلسلہ میں کراچی جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ اباجی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ "تمہاری خواب مجھے مل گئی ہے لیکن تم کرنا کیا چاہتے ہو" اباجی نے کہا "تجارت"۔ حضور نے فرمایا "ٹھیک ہے۔ اگر تمہارا رجحان تجارت کی طرف ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اکاؤنٹ رکھنا سیکھا جائے اس کے بغیر انسان کتنا ہی دیانتدار ہو غلطی کا امکان رہتا ہے۔"

چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق اباجی نے اکاؤنٹس سیکھنے کی طرف یوں توجہ دی کہ پشاور میں اپنے بہنوئی چوہدری کرامت اللہ ابن بابو اکبر علی صاحب کی دکان بنام "کاز ریڈیو" پر اکاؤنٹ سیکھنے کے لئے چلے گئے۔

۱۹۴۴ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اعلان فرمایا کہ نوجوان آگے آئیں اور زندگی وقف کریں"۔ تو اباجی بتاتے ہیں کہ ان کے دل میں زندگی وقف کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس پر آپ نے روزانہ ایک خط حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھنا شروع کیا۔ اور ٹھیک چالیس دن بعد اباجی نے حضور کی خواہش پر لبیک کہتے ہوئے زندگی وقف کر دی جس پر آپ کو بلاوا آگیا اور حضور کے ارشاد پر کچھ عرصہ پہلے وکیل الدیوان کے دفتر میں اور پھر ۱۹۴۵ء کے آغاز میں کنری (سندھ) میں قائم جننگ فیکٹری کے ایک ڈیپارٹمنٹ میں بطور اکاؤنٹنٹ بھجوانے کا حکم ہوا اور ساتھ ہی حضور کا یہ ارشاد ملا کہ سندھ جانے سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد سے ضرور مل لیں۔ چنانچہ وہ تجارتی مسودہ جو حضرت موصوف کے مشورہ سے تیار کیا گیا تھا۔ اس کو صاف کاغذ پر منتقل کرنے کی ہدایت اباجی کو ملی۔ اباجی بتاتے ہیں کہ بڑی صفائی سے انہوں نے اس مضمون کو لکھا اور بعض ہیڈنگ سرخ سیاہی کے ساتھ انڈر لائن کر کے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے مضمون کو بڑی توجہ سے دیکھا البتہ جہاں جہاں سرخ سیاہی استعمال کی گئی تھی۔ وہ دیکھ کر فرمایا۔ جو تحریر امام جماعت کی خدمت میں بھجوائی جانے والی ہو اس میں کوئی تحریر یوں سرخ سیاہی کے ساتھ نہیں پیش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب نے دوبارہ لکھ کر لانے کی تاکید فرمائی۔ اور جب تحریر دوبارہ مکمل ہو گئی تو حضرت میاں صاحب اباجی کو اپنے ہمراہ لے کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے اباجی بتاتے ہیں کہ دروازہ کے قریب پہنچ کر حضرت میاں صاحب نے بلند آواز سے سلام کہا۔ جس پر اندر سے دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی قصر امامت کے اس برآمدہ میں ٹہل رہے تھے جہاں عموماً حضور تشریف فرما ہوتے۔ اور لوگوں سے ملاقاتیں کرتے تھے۔ اس برآمدہ میں خود ٹہلنے لگے اور اس انتظار میں تھے کہ کب حضرت میاں صاحب اور اباجی اندر داخل ہوتے ہیں لیکن حضرت میاں صاحب خاموشی سے باہر ہی کھڑے رہے اور جب حضور نے فرمایا اندر آجائیں تب انہوں نے اندر قدم رکھا۔ اس سے پہلے وہ اندر نہیں گئے۔

تجارت میں اباجی کا ابھی کوئی خاص تجربہ نہ تھا۔ چنانچہ اکثر براہِ راست حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے مشورہ جات کا سلسلہ رہتا اور بعض اوقات دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے ہو کر ڈائریکٹ حضور کے کمرہ تک سیڑھیاں چڑھ جاتے اور قدرے اونچی آواز سے سلام کہتے۔ جس پر حضور دروازہ پر آکر پوچھتے کون ہے "بشارت احمد"۔ اباجی اپنا نام لیتے تو حضور از راہِ شفقت فرماتے۔ "اندر آجاؤ"۔

اس طرح ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۵۱ء تک اباجی کنری سندھ اور میرپور خاص میں رہے۔ جہاں کاٹن فیکٹری میں اکاؤنٹنٹ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ غالباً جماعت کے اس تجارتی ادارے کا پورا نام یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی تھا۔

پھر ۱۹۵۲ء میں اباجی کی تبدیلی ربوہ ہو گئی۔ جہاں شروع میں کچھ عرصہ وکالت مال میں کام کیا۔ پھر دفتر آبادی میں بطور اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ مقرر ہوئے۔ کوارٹر تحریک جدید اور آبادی کی تمام زمینوں کی الاٹمنٹ اور مرمت وغیرہ کے کام میں دلجمعی سے کام کرتے رہے۔ اس زمانہ میں یہ دفاتر کچی مٹی سے تعمیر شدہ تھے۔ جو بعد میں پختہ اینٹ سے موجودہ جگہ پر تعمیر ہوئے۔ دفتر آبادی میں اباجی نے عرصہ آٹھ سال بڑی وفاداری سے کام کیا۔

اباجی میں یہ صفت بھی خوب تھی کہ جہاں کہیں یا جب کبھی کوئی غلط بات دیکھتے یا محسوس کرتے فوراً اپنے افسروں تک پہنچاتے اور جہاں مناسب سمجھتے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو بھی آگاہ کرتے۔ ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے مخلص کارکن زمین کی منتقلی کا آرڈر لے کر آئے اور کہا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ایسا کر دیا جائے۔ یعنی ایک کنال زمین فلاں کے نام کر دی جائے۔ اباجی نے کہا کہ حضور کے دستخط اس آرڈر پر نہیں ہیں۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا جب تک حضور کی منظوری نہ ہو۔ اس پر کارکن موصوف نے تعجب کیا اور حضور کی خدمت میں شکایت کی۔ حضور نے فرمایا۔ "وہ درست کہتا ہے" جب تک میں دستخط نہیں کرتا وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

۱۹۶۰ء میں جماعت کے پرنٹنگ و پبلشنگ ادارے۔ اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن میں منیجر کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید مکرم صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب نے اس ادارے کے مینیجنگ ڈائریکٹر جناب میر مسعود احمد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ملک بشارت احمد صاحب کو وہاں منیجر مقرر کر دیا جائے۔

اباجی کا خیال تھا کہ شاید یہ بھاری ذمہ داری کا کام ہے۔ اور وہ اسے اچھی طرح نبھا نہیں سکیں گے۔ چنانچہ اباجی صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ مجھے وہاں نہ بھجوائیں کیونکہ میں تو اس قابل نہیں ہوں۔ لیکن میاں صاحب نے بڑے پیار سے فرمایا۔ ہم آپ کو اس قابل سمجھتے ہیں۔

چنانچہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۷ء تک تقریباً سترہ برس اباجی اس تجارتی ادارہ سے وابستہ رہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹۵۴ء میں جب اس ادارے کا آغاز ہوا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر نصرت آرٹ پریس کا ڈیکلیریشن اباجی ہی کے نام پر لیا گیا تھا۔ اس طرح اباجی کو اس ادارہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔

اباجی جہاں اور بہت سی تجدیدات اور تجارتی نقطہ نگاہ کے اعتبار سے ہمیشہ سوچ بچار کرتے اور اس فکر میں رہا کرتے تھے جس سے جماعت کے اس تجارتی ادارہ کا مفاد مقصود ہوتا۔ آپ دفتری ملازمین کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرتے۔ ملازمین کی طبیعت کو سمجھ کر ان سے کام لیتے۔ کبھی کسی سے سختی سے پیش نہ آتے تھے۔ لیکن فرائض کی ادائیگی میں عملہ میں جس کسی کو کمزور پاتے تو اس کی نگرانی خود کرتے۔ مجھے یاد ہے رات کو جب پریس کے عملہ کے بعض کارکن اوورٹائم میں مصروف ہوتے تو اباجی رات کے کھانے اور عشاء کی عبادت سے فارغ ہو کر فیکٹری ایریا ربوہ سے گولبازار تک پیدل سیر کرتے ہوئے جاتے اور پھر پریس کی عمارت کے عقب میں کھلنے والی کھڑکیوں سے عملہ کی کارکردگی کا عمومی جائزہ لیتے۔ اس طرح اگلے روز کارکنوں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمیدہ شاہدہ

ربّ کریم ـــ ہمارا مشکل کُشا

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے اچانک اخبار میں اپنا خط چھپا ہوا دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اور مزید لکھنے کا حوصلہ ہوا۔ ربّ کریم ہمارا مشکل کشا بہت ایمان افروز ذریعہ ہے ایمانوں کو بڑھانے کا۔ ہمیں بیحد پسند ہے۔ اسی سلسلے میں اپنا ایک واقعہ تحریر ہے۔ اُمید ہے الفضل میں اسے جگہ دیں گے۔

۱۹۷۱ء کی گرمیوں کا ذکر ہے جب سکول اور کالجز چھٹیوں کی وجہ سے بند ہوتے ہیں۔ ہم انڈسٹریل سکول میں سلائی سیکھنے جاتے تھے۔ دو اڑھائی بجے ہمیں چھٹی ہوتی تھی۔ اس وقت لجنہ کے ہال میں سکول ہوتا تھا۔ ایک دن چھٹی کے وقت ہم چار لڑکیاں ہسپتال کے قریب تھیں تو سرخ رنگ کی ایک کار گزری اور اس میں چند آدمی تھے۔ اگلی سیٹ پر جو آدمی ڈرائیور کے ساتھ تھا اس نے انگلیوں سے اشارہ کیا اچانک میری نظر پڑی تو خاکسارہ نے دوسری لڑکیوں سے کہا کہ یوں لگا ہے جیسے اس نے کہا ہو کہ " ہم پانچ ہیں اور یہ چار"، تو انہوں نے بات ہنسی میں ٹال دی خیر ہم آگے چلتے گئے جب ہم ہسپتال کے کونے کے پاس پہنچے تو دوبارہ وہی سرخ کار نمودار ہو گئی۔ ہمیں اسوقت بہت خوف محسوس ہوا کہ دوبارہ یہ کیوں آگئی ہے۔ جب ہم ہسپتال کے ساتھ شروع میں صرف ایک کوٹھی بنی تھی وہاں پہنچے تو وہ کار پولیس چوکی کی طرف سے ہو کر کوٹھی کے پاس ہمارے پاس آکر رک گئی۔ ہم چیخیں مارنے لگیں انہوں نے کار کو ایسی جگہ کھڑا کیا کہ ہم کوٹھی کی دیوار کے ساتھ لگ گئیں اور انہوں نے کار کا دروازہ کھول دیا۔ ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب کیا بنے گا۔ اچانک ہمارے صدر انجمن احمدیہ کے دفتر کا ایک کارکن جنکا نام " محمود احمد" تھا۔ اور ہمارے دارالیمن کے رہنے والے تھے۔ اچانک آگئے اور زوردار آواز میں انہیں ڈانٹا کہ " یہ کیا کرنے لگے ہو" ٹھہرو! اور جو ان کی زبان پر آیا انہوں نے کہا۔ اس وقت اس وقت پولیس چوکی والے بھی سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ دوپہر کا وقت تھا۔ کوئی ہماری مدد کو باہر نہ آیا حالانکہ ہم بالکل اسکے قریب تھے۔

خیر ان کی آواز سن کر بغیر نمبر والی سرخ کار ہوا ہو گئی۔ خدا تعالےٰ انکی نیکی کا ان کو دونوں جہانوں میں اجرِ عظیم عطا کرے۔ ہمارے آگے آگے چلے اور ہم ان کے ساتھ گھر پہنچ گئے۔ گھر پہنچے تو رنگ فق تھے۔ فوراً والدہ ماجدہ کو یہ واقعہ بتایا کیونکہ بچپن کی عادت ہے کہ ہر بات ماں باپ کو بتا دیتے ہیں۔ اسکے بعد پھر ہم محتاط ہو گئے۔

ہم پر یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل تھا۔ یہ محمود احمد صاحب خدا تعالیٰ میرے مددگار و محسن آقا ربّ کریم مشکل کشا کی محبت و رحمت کا ایک جلوہ بن کر ہمارے سامنے آئے۔ اور نقش قلب پہ ایک انمٹ یاد بنا دی۔ اب تک جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتی ہوں تو جسم میں جھرجھری آجاتی ہے اور شکر و حمد سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ کیا ہی سچ ہے کہ "جنہوں سائیاں رکھّے اُونوں نہ مارے کوئی"

بقیہ : ص ۵

کے سامنے ان کی بعض باتیں بیان کر دیتے۔

اباجی کو خط لکھنے کا بہت شوق تھا۔ اور شاید ہی کوئی دن ایسا ہوتا جو خط لکھنے میں ناغہ کرتے۔ کسی کا خط موصول ہوتا تو فوری جواب دیتے۔ ۱۹۷۳ء میں جب میں جاپان آیا تب سے مرتے دم تک ہمیشہ خطوط کا ایک سلسلہ تھا جو جاری رہا سالانہ [illegible] خطوط تھے جو صرف مجھے لکھا کرتے یہی حال ہمارے سب بہن بھائیوں اور اپنے عزیز و اقارب سے تھا۔ سب ہی کو خطوط لکھتے۔ خط میں دوسری گھریلو باتوں کے علاوہ جہاں ہمیں صحت کا خیال رکھنے کی طرف اکثر توجہ دلاتے رہتے۔ وہاں ہمیشہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور سلسلہ کی خدمت کی تلقین کرتے۔ آپ کو میں نے یہ کہتے بھی سنا ہے کہ "سلسلے اور جماعت کی خدمت میں نیت صاف ہونی چاہیئے۔ اور جو کچھ ملے اسے انعام سمجھو۔"

اباجی کو جہاں خط لکھنے اور خطوط کے جواب دینے کا شوق تھا۔ وہاں اور بھی بہت سے شوق تھے۔ آپ کو بکریاں پالنے کا بہت شوق تھا۔ کچھ عرصہ تو یہ حال بھی رہا کہ ہمارے گھر کے صحن کے بیشتر حصہ پر بکریوں کا ہی بسیرا رہا۔ بکریوں کی خدمت و خاطر میں بہت دلچسپی رکھتے تھے چنانچہ ان کے لئے چارہ خود بناتے اور تازہ چارہ کا انتظام بھی خود کیا کرتے تھے۔

بہت ہی سخت گرمیوں کے دنوں کی بات ہے جبکہ ہم چھوٹے بچے تھے۔ ایک چڑیا پکڑ کر بیٹھے کھیل رہے تھے چڑیا کے پروں کو رنگ لگا کر دھاگے سے اس کی ٹانگ باندھ رکھی تھی کسی لمحہ وہ چڑیا دھاگہ تڑوا کر اڑ گئی اور ہم دیکھتے ہی رہ گئے۔ دوپہر کے بعد اباجی دفتر سے واپس آئے تو ہمیں ایک واقعہ سنانے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک چڑیا جس کی ٹانگ میں تاگا بندھا ہوا تھا وہ ایک جھاڑی میں پھنسی ہوئی تکلیف سے کراہ رہی تھی۔ میں قریب گیا اور اس کا دھاگا کھول کر اسے اڑا دیا۔ اس کے پیروں پر رنگ لگا ہوا تھا نہ معلوم کس نے یہ ظلم کیا۔ یہ سن کر ہم چپ ہو گئے اباجی یہ غلطی ہم نے کی تھی۔ ہمارے چہرے سے ندامت عیاں تھی۔ اباجی نے ہمیں مزید کچھ نہ کہا اور خاموش ہو گئے لیکن ان کی یہ خاموشی اس ظاہری مار یا تھپڑ سے کہیں زیادہ سبق آموز تھی۔

اباجی طبیعت کے بہت سادہ تھے۔ اکثر کوئی مذاق کے رنگ میں بھی بات کرتا تو اباجی یقین کر لیتے تھے۔ سب سے بڑی خوبی تو یہ تھی کہ اباجی اپنے بچوں کی بات پر یقین کر لیتے تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ جو بات کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے گویا۔ اباجی کا یہ یقین ہمیں جھوٹ بات کہنے سے باز رکھتا تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دن میں اباجی کے دفتر میں سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی ملک طارق بشیر داخل ہوئے۔ وہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم تھے۔ اور کالج سے سیدھے ہی آرہے تھے۔ انہوں نے اباجی سے کالج فیس کی ادائیگی کے لئے کچھ روپے مانگے۔ اباجی نے بغیر کچھ تفصیلات پوچھے مطلوبہ رقم بھائی کو دے دی۔ جب وہ واپس چلے گئے تو دفتر کے عملہ میں یہ بات تعجب کا باعث ہوئی جس پر اباجی سے فوراً استفسار ہوا کہ آپ نے بچے سے یہ نہیں پوچھا کہ یہ رقم کس غرض کے لئے درکار ہے۔ اباجی نے بڑے اطمینان سے جواب دیا مجھے یقین ہے وہ کالج کی کسی جائز ضرورت کے لئے ہی لینے آیا تھا۔

اباجی کو ہم سب سے بہت محبت تھی لیکن سب سے بڑا ہونے کے ناطے میرے ساتھ بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی یہ بہت خواہش تھی کہ میں ان کے قریب رہوں۔ اباجی اکثر کاروباری خیالات کا اظہار مجھ سے کیا کرتے۔ اور جہاں ہم آہنگی پاتے بے حد خوش ہوتے تھے۔ آپ انتظامی معاملات میں بہت احتیاط کرتے ہر چھوٹے بڑے کے احساسات کا خیال رکھتے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے انسانی پہلوؤں کو نوٹ کرتے۔ بیماروں کی تکلیف کا احساس بہت کرتے تھے۔ فوراً گھر آکر ہومیوپیتھک کی دوائی بنا کر بعض اوقات گھروں تک پہنچا کر آتے اباجی فیکٹری ایریا ربوہ میں بہت عرصہ محلہ کے صدر بھی رہے۔ اس کے علاوہ قضاء میں دائر بعض مقدمات میں بطور قاضی بھی فرائض انجام دیتے رہے۔

اباجی ہمیشہ صاف ستھرے لباس میں رہتے۔ اس میں ہماری والدہ کا بہت ہاتھ تھا۔ وہ نہ صرف اباجی کے کپڑوں کا خیال رکھتی تھیں بلکہ ہم سب بہن بھائیوں کے کپڑے خود روزانہ دھوتیں۔ اور استری والے کپڑے پہننے کو دیتیں۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا اباجی کو گھر سے باہر ہمیشہ سفید شلوار اور سفید قمیص میں دیکھا۔ انہیں کبھی کسی اور لباس میں نہیں دیکھا۔

اس موقع پر میں اپنے ایک بھائی جناب مبارک احمد صاحب طاہر کے ایک خط سے چند سطور یہاں نقل کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ جو انہوں نے سیرالیون سے ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو یہاں جاپان میں مربی سلسلہ مکرم فہیم احمد صاحب کے نام لکھا تھا۔ جس میں مجھے سلام بھجواتے ہوئے اباجی کا ذکر خیر کیا۔ آپ لکھتے ہیں۔ "ان کا خاندان محلہ کے شریف ترین اور مخلص خاندانوں میں سے ہے۔ اور ان کے والد صاحب نہایت صاف ستھرے لباس اور صاف ستھری طبیعت کے مالک تھے کئی سال ہمارے محلہ کے صدر رہے تربیت اولاد میں ملک بشارت احمد صاحب اور ان کی اہلیہ ہمیں دوسرے والدین سے ہمیشہ ممتاز نظر آئے۔ اور ان کے سب بچے کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ ملک منیر احمد صاحب سے میرا سلام کہیں۔ ان کے ایک بھائی رفیع احمد بھی جاپان گئے تھے۔ اگر آجکل بھی وہاں ہوں تو میرا سلام دیں۔"

اباجی کی اولاد میں سے ملک منیر احمد، ملک رفیع احمد اور بیٹی منصورہ بیگم ٹوکیو۔ جاپان میں ہوتے ہیں جبکہ ملک طارق بشیر آک لینڈ۔ نیوزی لینڈ میں۔ اور ملک مبارک احمد لندن۔ انگلینڈ میں۔ سب بفضلِ خدا شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے والد محترم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج دُنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کے لئے ترس رہی ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ محترمہ روبینہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اشرف چوہان آف گلشن راوی لاہور کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دارالذکر نے مؤرخہ ۱۹ فروری کو دارالذکر لاہور میں ہمراہ مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغفار صاحب آف گھلو ضلع وہاڑی سے بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

○ محترمہ بشریٰ باسط صاحبہ بنت محترم ملک عبدالباسط خاں صاحب آف غازی آباد لاہور کا نکاح مکرم امجد جاوید خاں صاحب ابن مکرم عبدالحمید خاں صاحب آف جہانگیر ٹاؤن لاہور سے مؤرخہ ۱۹ فروری کو دارالذکر میں محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

○ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب قلعہ کالروالا کا نکاح ہمراہ مکرم وقار احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ سکنہ ۴۳ چک ضلع سرگودھا بعوض ۳۰ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب نے بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مورخہ ۱۹ فروری ۹۳ء کو پڑھایا۔
احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب رخصتانہ

محترم ملک کمال الدین اکمل صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ گڑھی شاہو لاہور کی صاحبزادی مکرمہ مبارکہ اکمل صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ محترم طارق محمود صاحب ابن محترم محمد شریف صاحب آف کوئٹہ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۹۳ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ ۱۱ فروری کو بارات کوئٹہ سے لاہور پہنچی۔ اسی روز بعد مغرب دارالذکر لاہور میں نکاح بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔
اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

تقریب رخصتانہ و ولیمہ

محترمہ صدف احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری نورالدین احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب صدر جماعت ونی پیگ کینیڈا مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۳ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں عمل میں آئی۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر نعمان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نورالدین احمد صاحب لاہور کی شادی ہمراہ مکرمہ صائمہ ممتاز صاحبہ بنت لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ممتاز احمد کے ہمراہ مورخہ ۸ فروری ۱۹۹۳ء کو عمل میں آئے۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دونوں موقعوں پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کرائی۔

ڈاکٹر نعمان احمد اور صدف احمد حضرت چوہدری غلام احمد آف کریام رفیق بانی سلسلہ کے پوتا، پوتی ہیں اور ڈاکٹر طاہر اعجاز مکرم چوہدری دوست محمد خان آف ہوشیار پور کے پوتے اور صائمہ ممتاز مکرم کرنل نظام الدین صاحب آف پنجگرائیں کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کراچی کو مورخہ ۴ جنوری ۹۳ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم راجہ ناصر احمد صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "محمد سلمان ساجد" نام تجویز فرمایا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم سہیل اشرف صاحب نگران حلقہ امارت کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کو ۲۳ دسمبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عالیہ اشرف" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محمد اشرف صاحب ناظم انصار اللہ گوہد پور آف بلانوالہ کی پوتی اور اللہ بخش صاحب راولپنڈی کی نواسی ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب دہڑوی ابن مکرم شریف احمد صاحب دہڑوی انسپکٹر وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۱۴ دسمبر ۹۲ء کو لڑکی عطا کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام روبینہ تجویز کیا ہے۔
احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم نصر اللہ صاحب نیوز ایجنٹ روزنامہ جنگ ربوہ دل کے عارضے کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔

○ عزیزم مکرم محمد ذکریا گردوں کی خرابی کے باعث بیمار ہے۔ اور جسم پر سوجن ہو جاتی ہے اور الشفاء ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم مقصود احمد صاحب شیخوپورہ کے بچوں کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سعید احمد طارق صاحب کا دایاں بازو ڈیوٹی کے دوران مشین کے پٹے میں آگیا ہے ڈاکٹروں نے ناقابل علاج قرار دے کر کندھے کے قریب سے بازو کاٹ دیا ہے۔ آپ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ اوسلو میں مکرم محمد رفیع ناصر صاحب کی نواسی نادیہ کی ایکسیڈنٹ سے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اب اس جگہ کولہے کی ہڈی کاٹ کر اپریشن کر دیا گیا ہے۔ بچی ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب لیہ عرصہ ڈیڑھ سال سے کورچشم اور ذیابیطس کی وجہ سے بستر علالت پر ہیں۔
احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ضمیر علی صاحب آف قادیان مورخہ ۷ فروری ۹۳ء کو چند ماہ علیل رہنے کے بعد بعمر ۸۰ سال ٹاؤن شپ لاہور میں انتقال کر گئیں۔ آپ کا جنازہ اسی روز مکرم مربی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا اور تدفین کے مکمل ہونے پر دعا بھی کروائی۔

○ مکرم عبدالعزیز خان صاحب آف شیخوپورہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔
احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

○ مورخہ ۱۵ فروری ۹۳ء کو مکرم ڈاکٹر منیر صاحب کی دوکان سے اقصیٰ چوک تک آتے ہوئے ایک عدد زنانہ پرس گولڈن اور ڈارک براؤن کا جس میں ایک اور چھوٹا پرس تھا تقریباً چھ سو روپے سے زیادہ نقدی اور کچھ کاسمیٹکس کا سامان تھا تانگے میں رہ گیا اس تانگے میں باب الابواب کی دو خواتین بھی سوار تھیں۔ مذکورہ پرس جن صاحب کو ملا ہو براہ کرم عبدالمجیب خان ۲۹-A ناصر آباد ربوہ کو پہنچا دیں۔

شذرات

سندھ کے حالات

سندھ ہائی کورٹ نے اٹارنی جنرل سے کہا ہے کہ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کے اس بیان کے متعلق تحقیق کریں کہ انہوں نے کہا ہے کہ سندھ میں حالات خاصے بہتر ہو چکے ہیں۔ اسلئے ضمنی انتخابات کروائے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ انتخابات کروائے اسی صورت میں جائیں گے کہ سندھ گورنمنٹ چاہے کہ انتخابات ہوں یہ ہائی کورٹ کے بنچ نے کہا جب ان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ وزیر داخلہ نے قومی پریس میں یہ کہا ہے کہ اب سندھ میں حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں اور ایسے ہیں کہ انتخابات اگر کروائے جانے ہوں تو کروائے جا سکتے ہیں۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ فوج سے بھی اس سلسلے میں بات کریں کہ ان کا اس بیان کے متعلق کیا خیال ہے اور وہ سندھ میں امن وامان کی صورت کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی اٹارنی جنرل عدالت میں یہ کہتے رہے ہیں کہ حکومت ابھی تک حالات کو اتنے بہتر نہیں سمجھتی کہ وہاں انتخابات کروائے جائیں اور یہ وہ بات ہے جو حکومت الیکشن کمیشن سے کہتی رہی ہے۔ یہ سب کچھ ان پٹیشنز کی سماعت کے دوران ہوا جو ایم کیو ایم کے اراکین اسمبلی کے استعفوں کے سلسلے میں سنی جا رہی ہیں۔

ڈش انٹینا ——— ڈش انٹینا
مضبوطی اور معیار میں بلند تر
اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائزوں میں دستیاب۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام۔ کم قیمت میں بہترین پرفارمنس ایک سال کی مکمل گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان : ۴۴ ۸۳۱
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴ فروری۔ آج صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ دوپہر کے وقت بارش ہوئی جس سے سردی بڑھ گئی ہے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر جان سی منجو نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جانا چاہیئے انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کو بھارت کا حصہ نہیں مانا جاسکتا۔

○ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے بھارتی مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سال عید الفطر انتہائی سادگی سے منائیں اور بابری مسجد کی شہادت کے بعد مسلم کش فسادات کے دوران متاثر ہونے والوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں فوج کے رہنے یا نہ رہنے فیصلہ فوج کے مشورہ سے ہوگا انہوں نے مزید کہا کہ صدارتی امیدواروں سے درخواستیں طلب نہیں کیں آٹھویں ترمیم پر صدارتی انتخاب کے معاملات پر مسلم لیگ میں نہ کوئی تنازعہ ہے نہ میں نے اپنے ارکان پر صدر سے ملنے پر پابندی لگائی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں دس جماعتوں نے مل کر ایک نیا سیاسی اتحاد قائم کیا ہے۔ اس اتحاد کے سربراہ وہ شخص ہیں جنہوں نے شیخ مجیب کی ہلاکت کے بعد کچھ عرصہ تک بنگلہ دیش کا اقتدار سنبھالا تھا۔ ان کا نام مشتاق احمد ہے۔

○ نوبل انعام یافتہ گروپ نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ برما کی رکنیت معطل کی جانی چاہیئے اور اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں اور ہتھیاروں کی فراہمی روک دی جائے۔

○ امریکی انتظامیہ نے یوگوسلاویہ کو مطلع کر دیا ہے کہ بوسنیا میں طیاروں کے ذریعے اشیاء گرانے کا امریکی منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔ کلنٹن اور بطرس غالی کی ملاقات کے بعد یہ بیان جاری کیا گیا۔

○ چین میں میرج بیورو جو چینی خواتین کی غیر ملکیوں سے شادیاں کرواتے ہیں ان پر سخت پابندی لگا دی گئی ہے ایسی شادیوں کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ صدارت کے انتخاب سے پہلے صدر کا استعفیٰ دینا ضروری نہیں ہے

○ بوسنیا میں اشیائے ضرورت جہازوں کے ذریعے گرائے جانے کے سلسلے میں بطرس غالی نے کہا ہے کہ یہ کام اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونا چاہیئے۔

○ بتایا گیا ہے کہ امریکی کمانڈوز ۵ مارچ کو واپس چلے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان اور امریکی کمانڈوز کے ذریعے افغانستان میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی گئی ہے جس سے وہاں کی حکومت کو نقصان پہنچے۔

○ جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے کہا ہے کہ یورپ متحد ہو کر مشرقی ایشیا کے ساتھ روابط کو بڑھانا چاہتا ہے۔

○ دہلی میں بی جے پی کی ریلی کے سلسلے میں ایک ہزار بی جے پی کے اراکین زیر حراست لے لئے گئے بی جے پی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ صدر کے خطاب کا بائیکاٹ کرے گی۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت نے کہا ہے کہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ سفیروں کی بہت اعلیٰ پیمانے پر تربیت ہونی چاہیئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے پتے کا آپریشن کر کے پتہ نکال دیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ آپ کا آپریشن جدید ترین طریقے سے کیا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ کابل کے متعلق مصالحتی مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا ہے اور اس بات کا خطرہ ہے کہ اب وہاں ایک اور جنگ چھڑ جائے گی۔

○ امریکی ماہر سیاسیات پروفیسر ڈاکٹر روین سٹین نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ۱۹۴۷ء سے چلا آرہا ہے اور شاید ۲۰۴۷ء تک چلے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاک امریکہ تعلقات بھٹو کے اسلامی کارڈ کی وجہ سے خراب ہوئے بھٹو نے غیر وابستہ ممالک کی تنظیم کو چھوڑ کر اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات بنانے کی کوششیں کیں اور خلیجی ممالک میں پاکستانیوں کو بھیجا کلنٹن انتظامیہ خارجہ پالیسی میں کوئی انقلابی تبدیلیاں نہیں لائے گی انہوں نے مزید کہا کہ پاکستانی عوام امریکہ کے خلاف نہیں۔ کچھ گروپس انہیں غلط مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

○ ایران نے کہا ہے کہ شاتم رسول کے خلاف موت کا فتویٰ ناقابل تنسیخ ہے اور کہ مغرب کے لئے رشدی اس قدر اہم بن گیا ہے کہ وہ اس کے لئے اپنے تمام مفادات داؤ پر لگا رہا ہے۔

○ بوسنیا کے مسلمان صدر عالیجاہ عزت بیگووچ صدر کلنٹن سے ملاقات کریں گے۔ امریکی صدر نے کہا ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ بوسنیا کے مسلمان سرب فوج کی نسلی صفائی کو قبول کریں

○ چین کے ایک وزیر نے کہا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین اور پاکستان کے درمیان تعلقات ماضی کی طرح آئندہ بھی نہایت مستحکم رہیں گے۔ دونوں ملکوں کے عوام ایک دوسرے سے محبت اور اخوت کا اظہار کرتے ہیں اور عوامی سطح پر یہ دوستی اور محبت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

○ ریلوے کا خسارہ اب بڑھ کر بارہ سو ملین روپے ہو گیا ہے۔

ضرورت ہے

۱۔ آٹو ربڑ سپیئر پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے جن کی عمر ۱۸ تا ۲۵ سال ہو۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش فری ہوگی۔

میاں بھائی

پتہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ فون: ۲۷۰۹۳۶
۲۷۱۷۷۹

شاندار روزگار تیز رفتار ترقی

کیوریٹو سیلز ٹیم میں شمولیت کیلئے اچھی شخصیت کے مالک تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ پرکشش ماہانہ معاوضہ، تیز رفتار ترقی اور بہتر مستقبل کے خواہشمند نوجوان اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق سے درخواستیں ۱۰۔ مارچ سے پہلے پہلے بھجوائیں۔

سیلز مینیجر **کیوریٹو میڈیسن کمپنی** رجسٹرڈ پاکستان

ہیڈ آفس۔ ربوہ فون: ۷۷۱-۶۰۶

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (ق) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، باربار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، راہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی ربوہ**۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پتہ